اَلْفَضْلُ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

تار کا پتہ الفضل قادیان

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

الفضل

روزنامہ قادیان

THE DAILY ALFAZL, QADIAN

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ...
ششماہی ...
سہ ماہی ...

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم سہ شنبہ | مطابق ۶ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۸۳

مدینۃ المسیح

قادیان ۵ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے کان کی تکلیف پھر عود کر آئی ہے۔ ایسا ہی کھانسی بھی پھر ہو گئی ہے ؂

حضرت ام المومنین حفظہا اللہ تعالےٰ کے متعلق ڈاکٹری رپورٹ یہ ہے۔ کہ (سات بجے شام) ضعف زیادہ ہے ہلکی حرارت ہو جاتی ہے۔ بسبب جلد کے ورم تمام بدن میں درد ہے۔ جس کی وجہ سے بے چینی بہت ہے ؂

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کی طبیعت چند روز سے بخار اور زکام کی وجہ سے علیل ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں ؂

جامعہ احمدیہ کی مبلغین کلاس کے طلباء کے انتخاب کے لئے آج آٹھ بجے مدرسہ احمدیہ میں ایک کمیشن نے جو جناب قاضی محمد اسلم صاحب پروفیسر گورنمنٹ کالج لاہور صدر، جناب ناظر صاحب دعوت و تبلیغ۔ جناب پرنسپل صاحب جامعہ احمدیہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

قلب انسانی کو پاکیزہ بنانے کے متعلق چند پرحکمت کلمات

۱" ہر چیز کا ستون ہوتا ہے۔ زندگی اور صحت کا ستون خدا تعالےٰ کا فضل ہے۔" ۲" استغفار کلید ترقیات روحانی ہے" ۳" ساری خوشیاں ایمان کے ساتھ ہیں" ۴" دعا کے لئے رقت والے الفاظ تلاش کرنے چاہئیں" ۵" متقی خدا کی طرف جاتا ہے۔ اور دنیا اس کے پیچھے خود بخود آتی ہے پر دنیادار دنیا کی خاطر رنج اور تکلیف اٹھاتا ہے۔ پھر بھی اسے دنیا سے آرام نہیں ملتا" ۶" اگر حاکم ظالم ہو تو اس کو برا نہ کہتے پھرو۔ بلکہ اپنی حالت میں اصلاح کرو۔ خدا اس کو بدل دے گا یا اس کو نیک کر دے گا" ۷" مومن کو نہیں چاہیئے۔ کہ دریدہ دہن بنے یا بے محابا اپنی آنکھ کو ہر طرف اٹھائے پھرے۔ بلکہ یغضوا من ابصارھم پر عمل کر کے نظر کو نیچے رکھنا چاہیئے۔ اور بدنظری کے اسباب سے بچنا چاہیئے" ۸" تقویٰ اسی کو کہتے ہیں۔ کہ جس امر میں بدی کا شبہ ہو۔ اس سے بھی کنارہ کرے" ۹" اللہ تعالےٰ کے ساتھ جس کا معاملہ صاف ہو جائے۔ اللہ تعالےٰ آپ اس کا متولی اور متوکل ہو جاتا ہے" ۱۰" لوگوں کی صحت کے ایام یونہی غفلت میں گزر جاتے ہیں۔ ایسی کوشش کرنی چاہیئے۔ کہ خوف الٰہی دل پر غالب رہے" ۱۱" انبیاء کے کلام میں الفاظ کم ہوتے ہیں۔ اور معانی بہت" (الحکم نمبر ۱ تا ۴۔ جلد ۵)

32

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

شنگھائی ۳ اکتوبر۔ آج صبح جاپان نے ہنکاؤ میں بحری فوج کی نفری کم کر دی۔ اور موجودہ گفت و شنید کے متعلق سفیر جاپان کو نئی ہدایات کر دی گئی ہیں۔ اس امر سے سیاسی حلقوں میں اطمینان کا اظہار کیا جا رہا ہے۔

میڈرڈ ۳ اکتوبر۔ محاذ طلیطلہ کے کمانڈر نے اعلان کیا ہے کہ ہمارے پاس بھی کثیر التعداد طیارے آ گئے ہیں۔ اس کا بیان ہے کہ سرکاری فوج کو تمام آسانیاں حاصل ہیں اور دلیاس میں مستقر بنا لیا گیا ہے۔ برگوس پر حملہ کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔

میڈرڈ ۳ اکتوبر۔ چند روز سے میڈرڈ میں اس امر کا اندیشہ کیا جا رہا تھا کہ باغی طیارے بم باری شروع کر دیں گے۔ چنانچہ جنگی طیاروں کا ایک بیڑہ فضا میں نمودار اور مضافات میڈرڈ پر بم باری شروع کر دی۔ سرکاری طیارہ شکن توپوں نے طیاروں پر گولے پھینکے۔

دہلی ۳ اکتوبر۔ اعداد و شمار سے معلوم ہوتا ہے کہ ہندوستان میں تبلیغ نصرانیت کے لئے ہندوستان میں اس وقت ۷۷ مشن کام کر رہے ہیں ان کے مبلغین کی تعداد ۶۲۱۳ ہے۔ مشنوں کا خرچ ماہوار ۶۰۳۰۰۰۰ روپیہ ہے۔ اور سالانہ ۷۲۳۶۰۰۰۰ روپیہ ہے۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ قدامت پسند دل کی کانفرنس میں تقریر کرتے ہوئے سر سیموئل ہور فرسٹ لارڈ محکمہ بحر نے کہا یہ دیکھ کر کہ تمام دنیا کے ممالک زور و شور کے ساتھ اپنی فوجی قوتوں اور سامان حرب میں اضافہ کر رہے ہیں ہم اس کے سوا اور کچھ نہیں کر سکتے کہ بسرعت تمام تجدید اسلحہ کے پروگرام کو پایہ تکمیل تک پہنچا دیں۔ آج دنیا کی حالت چھ ماہ پیشتر کی حالت سے زیادہ مخدوش ہو گئی ہے جبکہ حکومت برطانیہ نے دوسرے بڑے بڑے ممالک کی فوجی سرگرمیوں پر روشنی ڈالی تھی۔ چھوٹے چھوٹے ممالک مثلاً بیلجیم ہالینڈ اور سوئٹزرلینڈ نے بھی مجبور ہو کر نہایت وسیع پیمانہ پر سامان جنگ کی مقدار بڑھا دی ہے۔

بیت المقدس ۳ اکتوبر۔ فلسطین میں ۱۹ اپریل سے اب تک ۱۵ ۴ اشخاص ہلاک ہوئے ہیں ان میں سے ۱۸۴ مسلمان ۸۰ یہودی اور

۵۳ برطانی باشندے شامل ہیں۔ مجروحین کی کل تعداد ۱۳۱۴ ہے۔

لزبن ۳ اکتوبر۔ جرنل فرانکو نے ایک اعلان میں جو اہل ہسپانیہ کے نام ہے لکھا ہے ہسپانیہ کی طرز حکومت حکومت بنگال کی طرح طریقۂ امداد باہمی پر مبنی ہو گی۔ اس اعلان میں وعدہ کیا گیا ہے۔ کہ تمام بیکاروں کو لازمی طور پر کام دیا جائے گا۔ تمام کارکنوں کے لئے کم سے کم اجرتوں کی فہرست رکھی جائیگی۔ اور تمام کارکنوں کو ان کے حقوق دئے جائینگے۔ نئی حکومت دنیا کے تمام ممالک سے خوشگوار تعلقات قائم کرے گی۔ وہ صرف سوویٹ ممالک کی دشمن ہو گی۔

لاہور ۳ اکتوبر۔ تعلیم یافتہ لوگوں میں بیکاری انتہائی صورت اختیار کر چکی ہے منٹگمری کی ایک اطلاع مظہر ہے کہ ۵ کنسٹیبلوں کی بھرتی کے لئے اعلان کیا گیا تھا۔ اس پر ۵۰۰ درخواستیں وصول ہوئیں۔ درخواست کنندگان میں بیس کے قریب گریجوایٹ تھے چھ امیدوار منتخب ہوئے۔ جن میں ایک ایل۔ ایل بی ہے۔

کپورتھلہ ۳ اکتوبر۔ ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ ریاست کپورتھلہ کے برہمنوں کی درخواست پر ان کی قوم کو زراعت پیشہ قرار دیا گیا ہے۔

بمبئی ۳ اکتوبر۔ سر شادی لال نے بمبئی سے انگلستان روانہ ہونے سے پہلے ایک نمائندہ پریس کو بیان دیتے ہوئے کہا کہ وہ جوڈیشل کمیٹی پریوی کونسل سے استعفیٰ دیدیں گے اور ہندوستان میں واپس آ کر سیاسیات میں حصہ لیں گے۔ انہوں نے امید ظاہر کی۔ کہ وہ آئندہ موسم گرما میں ہندوستان واپس آ جائیں گے۔ اور فیڈرل لیجسلیچر کے انتخابات میں حصہ لیں گے۔

ٹیری ہاٹ (امریکہ) ۳ اکتوبر جزیرہ انڈیانا میں صدارت جمہوریہ امریکہ کے امیدوار ارل بروڈر کو آوارہ گردی کے جرم میں گرفتار کر لیا گیا تھا۔ تازہ اطلاع مظہر ہے کہ ارل کو اس کے رفقا سمیت رہا

کر دیا گیا ہے۔

لنڈن ۳ اکتوبر۔ برطانیہ اور روس کے بحری معاہدہ کے مسودہ کو دونوں حکومتوں نے تسلیم کر لیا ہے اور یہ امر بھی تسلیم کر لیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۶ء کے تین حکومتوں کے بحری معاہدہ میں جرمنی بھی شامل رہے گا۔ جدید معاہدہ میں صرف یہ تبدیلی ہوئی ہے۔ کہ روس کو سات نئے جنگی جہاز بنانے کی اجازت ہو گی۔ جہاں تک مشرق بعید کا تعلق ہے روس کو ۱۹۳۶ء کے معاہدہ کا پابند رہ کر ہر قسم کی تیاری کا آزادانہ اختیار دیدیا گیا ہے جس سے یہ مراد ہے کہ جاپان نے معاہدہ سے ذرا بھی تجاوز کیا تو روس بھی ایسا کریگا۔

احمد آباد ۳ اکتوبر احمد آباد میں کپڑے کے ایک کارخانہ میں مزدوروں نے ہڑتال کر دی ہے۔ جس کی وجہ یہ ہے کہ کارخانہ کے مالکین نے ملازمین کی تنخواہوں میں کسی مصالحتی فیصلہ کے بغیر تخفیف کا اعلان کر دیا ہے اس سلسلہ میں کارخانہ داروں نے پچاس کارکنوں کو ملازمت سے علیحدہ کر دیا ہے۔ اس پر مزدور دھرنا مار کر کارخانہ میں بیٹھ گئے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) حکومت مصر کے محکمہ تعلیم نے جبری تعلیم کا ایک پروگرام بنایا ہے۔ جس پر جنوری سے عمل درآمد ہو گا مصر میں ۳۰۰۰ سکول بنائے جائیں گے جو تقریباً ۵ لاکھ لڑکوں اور لڑکیوں کے لئے کافی ہونگے۔

قاہرہ (بذریعہ ڈاک) سیاسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ وزیر خارجہ عراق ایران۔ افغانستان اور ترکی کے درمیان معاہدہ پر آخری بحث اور دستخط ثبت کرنے کے لئے بہت جلد ٹرکی جانے والے ہیں۔

سری نگر ۳ اکتوبر۔ ہز ایکسیلینسی لارڈ لنلتھگو وائسرائے ہند ۱۳ اکتوبر کو سری نگر جا رہے ہیں۔ ان کا یہ دورہ سرکاری طور پر ہو گا۔ حکومت کشمیر کی طرف سے استقبال کی زبردست تیاریاں کی جا رہی ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ ان کی آمد اور قیام کے سلسلہ میں حکومت کشمیر کا دو لاکھ روپیہ خرچ ہو گا

وی آنا ۳ اکتوبر سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ وزیر مالیات نے کافی غور و خوض کے بعد آسٹریا کے شلنگ میں تخفیف کے خیال کو رد کر دیا ہے۔

لنڈن۔ نیویل چیمبرلین نے کنزرویٹو کانفرنس کے اجلاس میں تقریر کرتے ہوئے کہا۔ حکومت نے تہیہ کر لیا ہے۔ کہ خواہ مخالف پارٹی کچھ کہے اسلحہ بندی کی تجاویز پر عملدرآمد شروع کر دیا جائے گا۔ کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ حکومت نے تجدید اسلحہ کی تحریک کو کامیاب نہیں ہونے دیا حقیقت یہ ہے۔ کہ کسی سلطنت نے بھی تجدید اسلحہ کے معاملہ میں ہمارے نقش قدم پر چلنے کی زحمت گوارا نہیں کی۔

پشاور ۳ اکتوبر۔ پشاور میونسپلٹی نے ایک ریزولیوشن پاس کیا ہے۔ جس میں مقامی سینماؤں میں زندہ ناچوں کی ممانعت کی گئی ہے۔ کیونکہ ان کا عوام اور خاص کر طلباء کے اخلاق پر برا اثر پڑتا تھا۔

لاہور ۳ اکتوبر کل ڈسٹرکٹ کورٹ کے سٹی مجسٹریٹ صاحب کے کمرہ میں شہر کے رؤسا۔ میونسپل کمشنران اور معززین کا بند کمرہ میں ایک جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں اس مسئلہ پر غور کیا گیا۔ کہ تارکین مالیرکوٹلہ کے متعلق جو بغیر کسی دعوت کے لاہور آ رہے ہیں کیا صورت اختیار کی جائے۔ نیز ان کی رہائش کا کیا انتظام کیا جائے۔

کلکتہ ۳ اکتوبر سپیشل ٹربیونل علی پور کی عدالت میں مقدمہ سازش ٹیٹا گڑھ کی جو سماعت ہو رہی تھی۔ اس میں ۱۹ ملزمین پر زیر دفعہ ۱۲۱ الف فرد جرم عائد کر دی گئی ہے ملزمین میں سے تین کے خلاف قانون مادہ آتشگیر کے ماتحت اور ایک ملزم پر آرمز ایکٹ کے ماتحت بھی فرد جرم لگائی گئی ہے

نئی دہلی ۳ اکتوبر اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ ہردوار میں ایک ہوائی جہاز کو پراسرار طور پر جلا دیا گیا۔ بیان کیا جاتا ہے کہ چند نامعلوم اشخاص نے چوکیدار سے گودام اور شیڈ کی چابیاں چھین لیں اور شیڈ میں داخل ہو کر ہوائی جہاز کو جلا دیا ہوائی جہاز بیمہ شدہ تھا۔

اشتہار

دربارہ ٹھیکہ گورونانک کاٹن فیکٹری ننکانہ صاحب بابت سال ۳۷-۱۹۳۶ء

گورونانک کاٹن فیکٹری ننکانہ صاحب کا ٹھیکہ بابت ۳۷-۱۹۳۶ء دیا جاتا ہے۔ اس فیکٹری کے ۲/۳ حصہ کے مالک گورونانک و دیا بھنڈار ٹرسٹ اور ۱/۳ کے مالک میسرز حویلی شاہ سرداری لعل چوپڑہ ریان ڈنگہ ہیں۔ باہمی رضامندی فریقین سے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسی صاحب کو ٹھیکہ لینا منظور ہو وہ یا تو اپنا ٹینڈر سر بمہر معہ چک پانچسو روپیہ بطور بیعانہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے پہلے حسب ذیل پتہ پر بھیج دیویں۔ یا موقعہ پر ۱۱ بجے کو بولی دیویں۔ موقعہ پر ودیا بھنڈار ٹرسٹ اور نابالغان کے مختار عام مقام ننکانہ صاحب موجود ہوں گے۔ اور ہر دو فریقین کے کارندوں کی باہمی رضامندی سے ٹھیکہ دیا جاویگا اس فیکٹری میں علاوہ جننگ کے اور پریس کے چھوٹے کی مشینیں بھی ہیں۔ اور چالو حالت میں ہیں ؂

الحکم

خواجہ نذیر احمد صاحب سپیشل آفیشل ریسیور پنجاب و دہلی ۱۱ ایبٹ روڈ لاہور

عبد الرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

خدا کے فضل سے جماعت احمدیہ کی روز افزوں ترقی

۲۹ ستمبر ۱۹۳۶ء تک بیعت کرنیوالوں کے نام

ذیل کے اصحاب دستی و بذریعہ خطوط حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کرکے داخل احمدیت ہوئے۔

تحریری بیعت

نمبر	نام	پتہ
۱۷۲۴	ثناء اللہ صاحب	ضلع شاہپور
۱۷۲۵	علی محمد صاحب	” گوجرانوالہ
۱۷۲۶	گل حق شاہ صاحب	” راولپنڈی
۱۷۲۷	منشی سید عبدالرزاق شاہ صاحب	” گوداوری
۱۷۲۸	غلام جیلانی خانصاحب	میرپور کشمیر
۱۷۲۹	ریشم بی بی صاحبہ	ضلع شیخوپورہ
۱۷۳۰	محمد بی بی صاحبہ	” ”
۱۷۳۱	رشید احمد صاحب	” ”
۱۷۳۲	عبداللہ صاحب	بنگال
۱۷۳۳	امینہ بی بی صاحبہ	ضلع لاہور

دستی بیعت

نمبر	نام	پتہ
۱۷۳۴	محمد صدیق صاحب	” گورداسپور
۱۷۳۵	نظام الدین صاحب	” ”
۱۷۳۶	علی گوہر صاحب	” ”
۱۷۳۷	مہر الدین صاحب	” ”
۱۷۳۸	ابراہیم صاحب	” ”
۱۷۳۹	فضل کریم صاحب	” گجرات
۱۷۴۰	مولا بخش صاحب	” گورداسپور

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کی اہلیہ صاحبہ بیمار رہیں۔ اچانک تکلیف ہوجاتی ہے۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ غلام محمد اختر۔ شاف وارڈن لاہور (۲) میاں امیر احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ راولپنڈی کا چھوٹا لڑکا مبارک احمد بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وہ عزیز کی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ظہور الحسن نمائندہ ”الفضل“ راولپنڈی (۳) میں بخار میں مبتلا ہوں۔ دائیں بازو پر پھوڑا نکل آیا ہے۔ جس کی وجہ سے بہت تکلیف ہے۔ احباب بحالی صحت کے لئے دعا کریں۔ خاکسار ڈاکٹر رحمت اللہ قلعہ صوبا سنگھ (۴) میری والدہ صاحبہ اکثر بیمار رہتی ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار نذیر احمد عابد قادیان (۵) خاکسار بعض مصائب میں مبتلا ہے احباب سے دعا کی درخواست ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھ پر رحم فرمائے۔ خاکسار محمد ابراہیم خاں (۶) احباب خاکسار کے لئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالےٰ دین و دنیا میں میرا ناصر و مددگار ہو۔ اور دنیاوی فتنوں سے نجات دے۔ خاکسار میر غلام محمد باڑی پورہ کشمیر (۷) خاکسار نے کلکتہ یونیورسٹی سے ایم اے (کامرس) کا امتحان سیکنڈ کلاس میں پاس کیا ہے۔ احباب آئندہ کی دینی و دنیاوی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار بہار الحق پسر مولوی لطف الرحمٰن صاحب مرحوم کلکتہ۔ (۸) خاکسار کو مدت مدید سے جگر و معدہ کی نہایت سخت خرابی اور اعضائے رئیسہ کی بے حد کمزوری کے باعث بے انتہا تکلیف ہے۔ احباب صحت کاملہ اور شفاء عاجلہ کے لئے دعا کریں۔ خاکسار سید مشتاق احمد سمبل پور اڑیسہ (۹) میری اہلیہ صاحبہ عرصہ نوماہ سے بیمار ہیں۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار رحمت اللہ۔ موگاہ (۱۰) میری طبیعت عرصہ سے خراب رہتی ہے بہت علاج معالجہ کیا۔ مگر آرام نہیں آیا۔ میرے بچوں کی صحت بھی ایک عرصہ سے خراب ہے۔ احباب

اخبار احمدیہ

تبلیغی کتابیں مفت

میرے پاس بعض تبلیغی کتابوں کا ایسا ذخیرہ ہے۔ جو میں ہندوستان بھر کی لائبریریوں میں رکھوانا چاہتا ہوں اس واسطے احباب سے درخواست ہے کہ وہ اپنے اپنے شہر کی لائبریریوں کے نام اور پتہ سے مجھے اطلاع دیں۔ مفتی محمد صادق۔ قادیان۔

مبارکباد

جناب ملک غلام رسول صاحب شوق ایم۔ اے کا تبادلہ انسپکٹر آف ورنیکلر ایجوکیشن پنجاب کی حیثیت میں لاہور ہوگیا ہے۔ ہم جناب ملک صاحب موصوف کی اس ترقی پر ان کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کرتے ہوئے دعا کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں بیش از پیش دینی و دنیوی ترقیات سے متمتع فرمائے۔

ایک قابل احمدی لڑکی

یو۔ پی گورنمنٹ نے ایجوکیشنل کوڈ کے پیراگراف نمبری ۳۵۲ کے بموجب ”مریم عثمان احمدی“ دختر مولوی محمد عثمان صاحب احمدی رحمت منزل احاطہ خام فقیر محمد خان لکھنؤ طالب علم درجہ نہم مسلم گرلز انٹر کالج لکھنؤ کو دو سال کے لئے دس روپیہ ماہوار کا وظیفہ دیا ہے۔ مبارک ہو۔

ولادت

۱۔ اللہ تبارک و تعالےٰ نے اپنے فضل اور احسان سے خاکسار کو بیٹا بخشا ہے۔ اہل دل احباب سے درخواست دعا ہے۔ کہ مولےٰ کریم اس بچہ کو دین کا خادم بنائے۔ اس وقت تک میرے سات لڑکے اور تین لڑکیاں فوت ہوچکی ہیں۔ اور صرف چار لڑکیاں زندہ ہیں۔ اس لئے دعا کی خاص طور پر احتیاج ہے۔ خاکسار عبید اللہ اشرف منزل چوک میوہ منڈی لاہور۔ (۲) چوہدری حاجی احمد صاحب ایاز بی۔ اے ایل۔ ایل۔ بی مبلغ بوڈاپسٹ ہنگری کے ہاں خدا تعالےٰ نے دوسرا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے محمد ادریس نام تجویز فرمایا ہے احباب عزیز کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا کریں۔ خاکسار غلام محمد اختر لاہور

ایک بہت باموقعہ مکان قابل فروخت

جائداد خریدنے والوں کے لئے سنہری موقعہ کے عنوان سے جو اعلان ناظم جائداد کی طرف سے نکل رہا ہے۔ اس میں ایک مکان چودہری نصر اللہ خان صاحب مرحوم والا واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان ہے۔ جس میں چند سال آخری ایام میں وہ خود بھی مقیم رہے۔ اس مکان کے اوپر ایک چوبارہ بھی ہے۔ مکان کا رقبہ کم وبیش دس بارہ مرلہ کے قریب ہے بلحاظ محل ایسی جگہ پر ہے۔ کہ بورڈنگ ہائی سکول۔ ہسپتال۔ جامعہ احمدیہ اور اس کا بورڈنگ۔ مسجد نور۔ ہائی سکول اس کے نواح میں ہیں۔ یہ نصرت گرل سکول کے مشرق میں قریب ترین جگہ پر واقعہ ہے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ بورڈنگ جامعہ احمدیہ کے جانب جنوب قریب ہی ہے۔

نیز یہ مکان کم وبیش ۲۳ فٹ کی چوڑی سڑک پر واقعہ ہے۔ سڑک والی جانب مکان کا کچھ حصہ ترمیم کرکے چند دوکانیں بھی بن سکتی ہیں۔ چنانچہ سڑک کی طرف مکان کی لمبائی ۴۹ فٹ ہے۔ بوجہ سکولوں کے قریب ہونے کے یہ دوکانیں کرایہ پر بھی جلد چڑھ سکتی ہیں۔ خواہشمند اصحاب جلد اطلاع دیں۔ قیمت نقد وصول کی جائے گی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ رجب ۱۳۵۵ھ

وزیر اعظم ترکی اور موجودہ زمانہ کے علماء

رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے از راہ شفقت ورحمت اپنی امت کو جن فتنوں سے ڈرایا۔ اور جن مضرات سے بچنے کی تلقین فرمائی ہے۔ ان میں سے ایک "علماء" کا فتنہ اور ان کے اقوال واعمال کے نقصانات بھی ہیں۔ چنانچہ آپ نے نہایت مختصر مگر نہایت ہی جامع الفاظ میں فرمایا۔ علماء ھم شر من تحت ادیم السماء نیز فرمایا۔ ان شر الشر شرار العلماء یعنی مسلمانوں پر ایک وقت ایسا آئے گا جبکہ ان کے علماء کہلانے والوں کی یہ حالت ہوگی۔ کہ وہ آسمان کے نیچے سب سے بدترین مخلوق ہونگے۔ اور یہ کہ سب سے بڑا شر علماء کا شر ہے۔

مخبر صادق صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ ارشاد موجودہ زمانہ میں حرف بحرف پورا ہوچکا ہے۔ اور ہر دیار وامصار میں اس کی تصدیق ہو رہی ہے۔ ہندوستان کے علماء کی حالت سے تو ہر ہندوستانی مسلمان خوب اچھی طرح واقف ہے۔ مسلمانوں کو آپس میں لڑانا۔ ناجائز سے ناجائز افعال کا نہ صرف خود مرتکب ہونا بلکہ دوسروں کو محض اس لئے ان کے ارتکاب پر آمادہ کرنا کہ اس طرح وہ اپنے تنورِ شکم کے لئے ایندھن مہیا کرسکیں ان کا معمول ہے۔ مسلمانوں کی بربادی کا باعث اور انہیں قعر مذلت میں گرانے کے موجب یہی لوگ ہیں۔ دین کو انہوں نے جلب منفعت کی خاطر موم کی ناک بنا رکھا ہے۔ ہوا کے ہر جھونکے کے ساتھ اڑتے۔ اور جہاں سے کچھ ملنے کی امید ہوتی ہے۔ وہاں گدھ کی طرح جا گرتے ہیں۔ مٹھی گرم ہونے پر ہر فعل کو جائز قرار دینے میں ایک لمحہ کا بھی توقف نہیں کرتے۔ اور کچھ نہ ملنے کی صورت میں جائز سے جائز امر کی مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ ان کا اصل کام تو یہ تھا۔ کہ مسلمانوں کو ایک مرکزی نقطہ پر جمع رکھتے۔ لیکن بالفاظ مولانا ابوالکلام آزاد ان کی اپنی حالت یہ ہے۔ کہ "سانپ اور بچھو ایک سوراخ میں جمع ہوجائینگے لیکن علماء کبھی ایک جگہ اکٹھے نہیں ہوسکتے کتوں کا مجمع ویسے تو خاموش رہتا ہے لیکن ادھر قصائی نے ہڈی پھینکی۔ اور ادھر ان کے پنجے تیز۔ اور دانت زہر آلود ہو گئے۔ یہی حال ان سگانِ دنیا کا ہے"۔

اس کے بعد مولانا موصوف دردناک رونا رونے کے بعد پوچھتے ہیں:۔

"کیا نوع انسانی کی کوئی بدتر سے بدتر اور گمراہ سے گمراہ قسم بھی اس سے زیادہ دنیا کو نقصان پہونچا سکتی ہے۔ اور کیا جنگل کا کوئی ڈاکو اور کمین گاہوں کا کوئی راہزن اس سے زیادہ جمعیت بشری کے لئے مخدوش و مہلک ہوسکتا ہے"۔

یہ اور اس سے بھی بہت کچھ زیادہ موجودہ زمانہ کے علماء کے متعلق کہا جا چکا۔ اور اب بھی کہا جا رہا ہے۔ تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر کہا جا رہا ہے۔

ہندوستان سے باہر دوسرے ممالک میں بھی اور ان ممالک میں جہاں کے حکمران مسلمان ہیں۔ علماء کی حالت نہایت ہی ابتر ہوچکی ہے۔ اور اسلامی حکومتیں اپنے لئے اور اپنی رعایا کے لئے سب سے زیادہ نقصان رساں چیز علماء کے وجود کو قرار دیتی ہیں۔ چنانچہ حال ہی میں حکومت ترکی کے وزیر اعظم عصمت پاشا نے کردستان کا دورہ کیا۔ (جہاں کے باشندوں نے کچھ عرصہ ہوا۔ ترکی کے خلاف بغاوت کی تھی۔) اور وہاں کے باشندوں کے ایک بہت بڑے مجمع میں تقریر کی۔ جس میں سب سے زیادہ زور انہوں نے اس بات پر دیا۔ کہ مولویوں اور ملاؤں کے چنگل میں نہ پڑیں چنانچہ انہوں نے کہا:۔

"مذہب اسلام ہمیں یہ تعلیم نہیں دیتا۔ کہ مسجدوں۔ معبدوں اور مزاروں میں بیٹھے عبادت کیا کریں۔ تسبیح ہلایا کریں۔ خود تو کچھ کریں نہیں۔ دوسروں کی گاڑھی کمائی سے ناجائز فائدہ اٹھاتے رہیں۔ میں نے خود مولویوں اور ملاؤں کو یہ کہتے سنا ہے۔ کہ لامذہب آدمی دنیا کے کتے ہوتے ہیں۔ اس سے بھی دوسرا پہلو لیا جاسکتا ہے۔ حقیقت میں دینی اور دنیا دی کتے یہی مولوی۔ اور ملا ہیں۔ کیونکہ یہی لوگ کتوں کی طرح دوسروں کی روٹی پر نظر جمائے رہتے ہیں ان میں محنت شاقہ کی قوت ختم ہوچکی ہے لہٰذا وہ اپنی روزی اپنی محنت سے حاصل نہیں کرسکتے۔

جاہلوں کو ابھارنے والے اور انہیں اپنے دام میں پھنسانے والے حقیقت میں یہی مولوی اور ملا ہی ہیں۔ یہ لوگ جاہلوں کی وجہ سے اپنا پیٹ بھرتے ہیں۔ عام طور پر مولوی اور ملا بیرونی حکومتوں کے ایجنٹ ہوتے ہیں۔ جو جمہوری حکومت ترکیہ کے خلاف پراپیگنڈا کرتے ہیں۔ اس کے عوض میں بیرونی حکومتوں سے انہیں کافی روپیہ ملتا ہے جمہوری حکومت ترکیہ میں طرح طرح کی مشکلات اور پیچیدگیاں پیدا کرنے والے مولوی اور ملا ہی ہیں۔ دراصل مولویوں اور ملاؤں نے ہی مسلمانوں کی قوت کو سلب کر دیا ہے"۔

بالآخر کہا۔ کردستان کے باشندوں کو فرقہ وار جھگڑا ختم کر دینا چاہیئے۔ انہیں مولویوں اور ملاؤں کے خلاف متحد ہوجانا چاہیئے۔ اور اپنے آپ کو پیروں اور مولویوں اور ملاؤں کے اثر سے آزاد کر لینا چاہیئے۔ مذہب اسلام کی صحیح تعلیم کو سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ اس کی بتائی ہوئی تعلیم پر عمل کرنا چاہیئے اور اپنے وطن عزیز اور مذہب اسلام کی خدمت سرانجام دینی چاہیئے"۔

اس سے معلوم ہوسکتا ہے۔ کہ حکومت ترکی بھی مولویوں کے ہاتھوں اسی طرح نالاں ہے۔ جس طرح دیگر ممالک کے مسلمان۔ دراصل فسق وعدوان کی ایک تاریک گھٹا ہے۔ جو ایک سرے سے کر دوسرے تک علماء پر چھا گئی ہے۔ اور جب علماء کی یہ حالت ہے۔ تو عوام کی جو ہوسکتی ہے۔ اس کے متعلق کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔

اب سوال یہ ہے۔ کہ کیا امت محمدیہ صرف اس لئے دنیا میں باقی رہ گئی۔ کہ اس پر ایسے علماء جن سے جنگل کے درندے اور شور زمین کے سانپ بھی پناہ مانگتے ہیں مسلط رہیں۔ اور روز بروز ذلت اور مسکنت کی طرف دھکیلے جائیں اور کیا سرور دو عالم سید الکونین فخر الاولین والآخرین محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام لیواؤں کے ساتھ یہی سلوک ہونا ہے۔ کہ جہاں کہیں بھی وہ ہوں۔ علماء سوء اپنی بدکرداریوں اور بداعمالیوں کا نشانہ بناتے رہیں۔ اگر نہیں۔ اور یقیناً نہیں۔ تو پھر خدارا غور فرمایئے۔ جب ہدایت اور رشد کی راہ دکھانے والے نہ صرف گمراہ ہو چکے ہیں۔ بلکہ گمراہی میں گرانے کا باعث بن چکے ہیں۔ تو خدا تعالیٰ نے امتِ مسلمہ کو صراطِ مستقیم دکھانے کے لئے کیا انتظام کیا۔

کاش اس نہایت واضح۔ اور صاف امر پر مسلمان غور کریں۔ اور اس فردِ واحد کو جس نے سرور دو عالم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض اور برکت حاصل کرکے۔ دنیا کی اصلاح کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مبعوث ہونے کا دعوےٰ کیا۔ اور جس کی صداقت پر زمین اور آسمان نے گواہی دی۔ قبول کر کے اپنی دنیا اور آخرت کو سنوار لیں۔

ذکر و فکر

نکّر اور نماز

(حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کے قلم سے)

ایک دن میں مسجد میں نکّر پہنے ہوئے نماز میں شریک ہوا۔ تو سلام پھیرتے ہی بعض احباب نے مجھ پر یورش کر دی۔ کہ کیا نکّر سے نماز پڑھنا جائز ہے؟ کیا مسجد میں نکّر کے ساتھ نیم برہنہ آنا درست ہے؟ کیا آپکی نماز ہو گئی؟ وغیرہ وغیرہ۔ میں نے اس وقت تو یہ کہکر پیچھا چھڑایا۔ کہ دیکھو ہر روز ہماری احمدیہ کور یا نیشنل لیگ کور کے نوجوان اسی نکّر کے ساتھ ہماری مسجدوں میں نماز باجماعت ادا کرتے ہیں اگر یہ امر ناجائز ہوتا۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح علیہما السلام اس کی اجازت ہرگز نہ دیتے پس اگر ان کے لئے نکّر میں نماز جائز ہے۔ تو میرے لئے کیوں نہیں۔ مگر میں اب اس بات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں کہ نکّر میں نماز باجماعت کا جواز کئی سال ہوئے میں نے کہاں سے اخذ کیا۔ لیکن ساتھ ہی یہ بتا دیتا ہوں کہ یہ

فتویٰ نہیں ہے نہ میں مفتی ہوں

یہ ایک بات میرے اپنے نفس کے لئے اور میرے ذوق کے مطابق ہے۔ اور چونکہ استنباط قرآن مجید سے ہے۔ اس لئے معترضین کی آگاہی کے لئے عرض کئے دیتا ہوں اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید کی سورۃ اعراف میں لباس کی تین قسمیں بیان فرمائی ہیں۔ چنانچہ فرماتا ہے۔ یابنی آدم قد انزلنا علیکم لباسًا یواری سواٰتکم وریشاط ولباس التقوٰی ذالک خیر۔ یعنی اے بنی آدم ہم نے تمہارے لئے لباس نازل فرمایا۔ جس کا مقصد ہے کہ وہ تمہارے ستر کو ڈھانکے۔ اور زینت کا کام دے اور ایک لباس تقویٰ کا بھی ہے۔ وہ سب سے بہتر ہے۔ یہاں لباس کی تین قسمیں بیان کی گئی ہیں۔

(۱) ایک وہ لباس جو صرف ستر پوشی کرتا ہے۔ یعنی انسانوں کی شرمگاہوں کو ڈھانکتا ہے۔

(۲) دوسرا وہ لباس جو علاوہ ستر پوشی کے زینت کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔

(۳) تیسرا روحانی لباس تقویٰ اور طہارت کا ان میں سے پہلے دو لباس کپڑے کے ہیں۔ اور تیسرا روحانی۔ فی الحال تیسری قسم کو میں چھوڑتا ہوں۔ اور پہلی قسم کے دو جسمانی لباسوں کا ذکر کرتا ہوں۔ یعنی ستر پوش لباس جو کم سے کم اتنا ہو کہ انسان کی بے پردگی نہ ہونے دے۔ مثلاً مردوں کے لئے چھوٹی سی تہ بند۔ یہ لباس انسان اپنے گھر کے اندر استعمال کر سکتا ہے۔ یا کرتا ہے جب زینت کے لباس کی ضرورت نہ ہو۔ دوسری قسم کا لباس **زینت کا لباس** ہے۔ جو انسان باہر نکلنے۔ دوستوں سے ملنے پبلک گزرگاہوں میں جانے اور افسروں بزرگوں یا درباروں میں جانے کے لئے استعمال کرتا ہے۔ ایسے مقامات پر وہ لنگوٹی یا چھوٹے جانگیہ یا مختصر تہ بند میں نہیں جاتا۔ بلکہ اس کے لئے ہمیشہ علیحدہ لباس ہوتا ہے۔ مثلاً کرتہ۔ کوٹ۔ شلوار یا قمیص کوٹ پتلون یا جبہ یا اچکن غرض یہ لباس **زینت "لباس ستر"** سے بڑھکر ڈھانکنے والا اور انسان کے جسم کی زینت ہوتا ہے اور اس کا دوسرا نام اگر میں **پبلک لباس** رکھدوں تو عین مناسب ہے۔

اب اس کے بعد اسی رکوع میں ایک دوسری آیت کو پڑھئے۔ جو یہ ہے یابنی آدم خذوا زینتکم عند کل مسجد۔ یعنی اے بنی آدم تم زینت کا لباس یا وہ لباس جس کو میں نے ابھی "پبلک لباس" کہا ہے۔ مسجدوں میں پہن کر جایا کرو۔ اس حکم سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ کا منشا یہ ہے۔ کہ لوگ صرف ستر ڈھانکنے والا لباس پہنکر مسجدوں میں نماز نہ پڑھا کریں۔ بلکہ مسجد چونکہ دربار خداوندی ہے۔ اس لئے وہاں ہمیشہ ہر شخص اپنے زینت والے یا "پبلک لباس" میں جایا کرے۔ ایک مزدور کا "ستری لباس" ایک لنگوٹی ہے مگر پبلک لباس تہ بند اور کرتہ ہے۔ وہ مزدور اس تہ بند اور کرتہ میں مجلس جایا کرے۔ برخلاف اسکے ایک بھلے آدمی کا ستری لباس "تہ بند اور کرتہ" ہے مگر "پبلک لباس" شلوار کرتہ اور کوٹ اور عمامہ ہے پس اسے اس مزدور کی نقل میں صرف تہ بند اور کرتہ میں مسجد میں جانیکی اجازت نہ ہوگی۔ کیونکہ اس کا پبلک لباس شلوار کرتہ کوٹ اور عمامہ ہے۔ وہ صرف اسی لباس میں مسجد میں جا کر نماز پڑھیگا۔ غرض جو جو لباس بھی جس جس شخص کا **پبلک لباس** ہوگا۔ وہ اسی لباس میں دربار خداوندی میں حاضر ہوگا۔ یہ نہیں۔ کہ کالج کے پروفیسر صاحب وہاں تو اچکن اور کوٹ میں جائیں۔ اور مسجد میں نماز کے لئے آئیں۔ تو ایک تہ بند اور چھوٹا سا کرتہ پہن کر آجائیں۔ سو ہر مسلمان کو خیال رکھنا چاہیئے۔ کہ وہ ہمیشہ مسجد میں اپنے اس پبلک لباس میں داخل ہوا کرے جس میں وہ اپنے دیگر پبلک کاموں کے لئے گھر سے باہر نکلتا ہے۔

یہ دونوں مسئلے سمجھنے کے بعد اب ہمیں یہ دیکھنا ہے۔ کہ آیا "نکّر" پبلک لباس ہے یا نہیں۔ اگر لنگوٹی کی طرح یہ صرف ستر کا لباس ہے۔ تو اس میں مسجد والی نماز نامناسب ہے۔ اور اگر کسی شخص کے لئے یا لوگوں کی کسی جماعت کے لئے یہ پبلک لباس بن چکا ہے۔ تو پھر اس میں ان کے لئے نماز جائز ہے۔ بشرطیکہ شرع کا کوئی اور حکم اسے ناجائز نہ قرار دے۔

آج سے پندرہ سال پہلے یا جنگ عظیم سے پہلے نکّر اس ملک کے کسی معزز طبقہ کا پبلک لباس نہ تھی۔ اس وقت اس میں ملبوس ہو کر مسجدوں میں آنا بالکل ناجائز تھا۔ مگر ایسا ہوا۔ کہ جنگ کے بعد رفتہ رفتہ اس نے زور پکڑنا شروع کیا۔ پہلے پولیس والوں یا فوجیوں میں پھر سول ملازمین میں۔ پھر سکولوں۔ کالجوں میں پھر عام پبلک میں۔ غرض اپنے آرام اپنی کفایت۔ اور اس گرم ملک کے موسم کے مناسب حال ہونے کے لحاظ سے یہ چیز اب ہندوستان کا (بلکہ دیگر ملکوں کا بھی) ایسا پبلک لباس بن گئی ہے۔ کہ سوائے معدودے چند لوگوں کے بڑے اور چھوٹے۔ جوان اور بوڑھے۔ فوجی اور غیر فوجی۔ نوکر اور آقا۔ حاکم اور محکوم۔ یہاں تک کہ گورنروں۔ لارڈوں۔ نوابوں اور بادشاہوں تک اس کو پبلک میں پہننے لگے ہیں۔ اور سفر میں حضر میں سیر میں شکار میں مجلسوں میں اور ملاقاتوں میں غرض ہر جگہ یہ مقبول ہو گئی ہے۔ اور اس کے پبلک لباس بن جانے میں اب ذرہ بھر بھی شبہ نہیں رہا۔ سو چونکہ نکّر میرے لئے جو سال میں چھ ماہ اسے پبلک میں پہنتا ہے، اور میرے جیسوں کے لئے لباس زینت یا پبلک لباس بن گئی ہے۔ اس لئے میں بالکل حق بجانب ہونگا۔ اگر میں اسے پہنکر اور نیچے لمبی جرابیں گھٹنوں تک چڑھا کر نماز باجماعت میں داخل ہو جاؤں۔ اور خذوا زینتکم عند کل مسجد سے استدلال کر کے مسجد میں نکر پہنکر بیٹھا رہوں۔

البتہ جس شخص کا پبلک لباس نکّر نہیں بنا۔ اور اس نے لباس زینت کے طور پر اسے پبلک میں کبھی استعمال نہیں کیا۔ اور وہ ایسے گروہ یا جماعت میں سے ہے۔ جو اسے رواجًا نہیں پہنتی۔ اور اُسے اپنا پبلک لباس نہیں بناتی۔ اس کو جائز نہیں۔ کہ وہ نکر پہنکر نماز باجماعت میں شریک ہو مثلاً علمائے دین کا پبلک لباس اب تک نکّر نہیں بنا۔ سو ان کو ہرگز اس لباس میں مسجد میں نہیں آنا چاہیئے۔ لیکن اگر میں اس لباس میں وہاں جاؤں۔ تو مجھ پر اعتراض بھی نہیں کرنا چاہئے۔ پس سارا سوال یہاں آکر حل ہوتا ہے۔ کہ اگر کسی شخص یا جماعت کا پبلک لباس نکّر ہے۔ تو وہ اس میں نماز باجماعت ادا کر سکتے ہیں۔ لیکن اگر نہیں ہے۔ تو ناجائز ہے۔ مثلاً علماء کے لئے جنہوں نے اسے اختیار ہی نہیں کیا

پس صورت یہ ہو گئی۔ کہ ایک ہی نماز میں یہ نکر مثلاً میرے لئے جائز ہے۔ اور حضرت مولوی سید محمد سرور شاہ صاحب کے لئے ناجائز۔ کیونکہ قرآنی مطالبہ مساجد کے لئے صرف یہی ہے۔ کہ اس میں لوگ اپنے اپنے لباسوں میں آیا کریں۔

اب اس کے بعد ایک اور اعتراض کے متعلق عرض کرتا ہوں۔ وہ یہ کہ نکر خود ایک ناجائز لباس ہے۔ کیونکہ اس میں گھٹنے ننگے ہوتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے۔ کہ جب خلیفۂ وقت نے اسے احمدیہ کور اور سکولوں کے لئے قبول فرمالیا ہے۔ اور ان لوگوں کو اجازت دے دی ہے۔ کہ اس لباس میں نماز باجماعت پڑھ لیں۔ تو ساری مرفتیں کافور ہو گئیں۔ اور سب شبہات جاتے رہے۔ کیونکہ یہ غلط ہے کہ خلیفہ شریعت کے برخلاف اجازت دے۔

نیز اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو اس لباس کے ناجائز ہونے کی کوئی وجہ بھی نظر نہیں آتی۔ نکر اُوپر سے نیچے گھٹنے تک آتی ہے۔ اور لمبی جرابیں نیچے سے اوپر گھٹنے تک جاتی ہیں۔ بیچ میں صرف چار انگل گوشت برہنہ رہتا ہے۔ اور اتنا حصہ گھٹنے کا مرد کے لئے کوئی ستر نہیں ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے گھٹنوں۔ اور رانوں تک کا ملبوس میں کھل جانا ثابت ہے۔

پس اگر ساری ٹانگ ڈھکی ہوئی ہو جس طرح اس لباس کا قاعدہ ہے۔ اور صرف ذرا گھٹنہ نظر آتا ہو۔ تو ہرگز کوئی فتور ستر عورت میں نہیں پڑتا۔ اور بسبب اس کے۔ کہ تمام دُنیا کا پبلک لباس بن جانے کے اس نکر کو حق حاصل ہو گیا ہے کہ جس قوم یا جماعت یا شخص نے اسے اپنا پبلک لباس بنالیا ہے۔ وہ اس میں نماز یا نماز باجماعت بھی پڑھ لے۔ اور جنہوں نے نہیں بنایا۔ وہ نہ پڑھیں۔ یہ ہے میرا جواب اپنے متعلق۔ باقی مفتیوں سے دریافت کیا جائے۔ کیونکہ وہی حقدار ہیں فتوے دینے کے۔

آخر میں میں یہ عرض کرتا ہوں۔ کہ جو بزرگ نکر میں نماز ممنوع خیال کرتے ہیں۔ مثلاً انہوں نے یہ غور نہیں کیا۔ کہ

جو لوگ یا جماعتیں اسے ہمیشہ اپنی ڈیوٹی یا کام کے وقت استعمال کرتی ہیں۔ وہ یا تو نماز کے لئے بغل میں ایک چادر ہر جگہ لئے پھریں۔ جس طرح بعض لوگ جانمازیں اٹھائے پھرتے ہیں۔ یا اپنی نمازوں سے ہی ہاتھ دھوئیں۔

ایک سرکاری افسر جو گرمی کے موسم میں دورہ میں کئی کئی دن نکر پہنے پھرتا ہے ایک فوجی سپاہی یا کانسٹبل جو پریڈ۔ اور دیگر اوقات میں نکر ڈانٹے کھڑا رہتا ہے۔ ایک طالب علم جو مدرسہ نکر پہن کر جاتا ہے۔ اور جہاں اُسے ظہر کی نماز بھی ادا کرنی پڑتی ہے۔ ایک کلرک جو ۹ بجے سے ۶ بجے شام تک دفتر میں رہتا ہے اور وہیں کھانا منگاتا۔ اور دو نمازیں بھی ادا کرتا ہے۔ یہ لوگ اب کیا کریں۔ کیا دین نے ان کے لئے کوئی سہولت مہیا نہیں کی۔ یا ہر وقت ایسا ہر شخص ہینڈ بیگ یا بستہ میں ایک فالتو چادر لئے پھرے یا کمر سے باندھے رکھے۔ پس اس زاویۂ نظر سے بھی مسلمانوں کو سہولت ملنی چاہیئے کیونکہ الدین یسرٌ ہمارے مذہب کی بنیاد ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ علمائے سلسلہ اس پر اپنی رائے ظاہر کرکے ہمیں مشکور فرمائیں گے۔

ایک اعلان کی تشریح

چند یوم ہوئے۔ کہ اخبار "الفضل" میں ایک شخص مولوی احمد علی صاحب مبلغ علاقہ قصور۔ اور ان کی بیوی کے اخراج از جماعت کا اعلان کیا گیا تھا۔ بعض احباب کو غلط فہمی ہو رہی ہے۔ کہ اس سے مراد سید احمد علی صاحب مبلغ۔ ضلع گجرات ہیں۔ جن کا اصل مسکن گھٹیاں۔ ضلع سیالکوٹ ہے۔

احباب کی اس غلط فہمی کو بذریعہ اعلان ہٰذا دُور کیا جاتا ہے۔

ناظر امور عامہ قادیان

آسنور کشمیر میں جماعتہائے احمدیہ کا جلسہ

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کی تقریر

جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب معہ دیگر اصحاب ۲۴ ستمبر کو سری نگر سے آسنور کے لئے روانہ ہوئے موضع ماندلوزواہ میں عبدالغفار صاحب ڈار تمام احباب کے لئے گھوڑے لئے موجود تھے۔ رشی نگر۔ اور آسنور کے دوستوں نے کثیر تعداد میں گاؤں سے باہر آکر استقبال کیا۔ ہر دو مقامات میں اللہ اکبر حضرت امیر المومنین زندہ باد۔ سید زین العابدین زندہ باد۔ گلکار صاحب زندہ باد کے نعرے لگائے گئے۔

آسنور کے باہر کور کے ممبر بھی استقبال کے لئے موجود تھے۔ مہمانوں کے لئے طعام و قیام کا نہایت عمدہ انتظام تھا۔

۲۵ و ۲۶ ستمبر کو اجلاس ہوئے۔ جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے جلسہ کے افتتاح و اختتام پر صدارتی تقریریں فرمائیں۔ مولوی عبدالواحد صاحب خواجہ محمد عبداللہ صاحب مولوی فاضل مولوی عبدالغفار صاحب ڈار۔ مسٹر غلام نبی صاحب گلکار۔ مولوی عبدالواحد صاحب آسنوری۔ اور مولوی عبدالواحد صاحب ایڈیٹر "اصلاح" کی تقریریں ہوئیں۔

خواجہ رحمان صاحب ڈار۔ خواجہ عزیز صاحب ڈار۔ مولوی عبدالواحد صاحب مولوی فاضل۔ اور دیگر احباب نے بہت عمدہ انتظام کیا جس کے لئے وہ باعث شکریہ ہیں۔

جلسہ کا افتتاح کرتے ہوئے جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے سورۂ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حسب ذیل تقریر فرمائی:-

میں نے اس سورۃ کو اس وقت اس لئے پڑھا ہے۔ کہ ہم اسے پڑھتے ہوئے اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَ اِیَّاکَ نستعین کا اقرار کرتے ہیں۔ پس ہم اپنی مرضی سے نہیں۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی مرضی سے کام کریں گے۔ کیونکہ ہم خدا کے عبد ہیں۔ اور عبد اپنی مرضی سے نہیں۔ بلکہ مالک کی مرضی سے کام کیا کرتا ہے۔ ہمارا ہر ایک کام تحریر اور تقریر کا خدا کے حکم کے ماتحت ہونا چاہیئے۔ اس لئے میں اس جلسہ کا افتتاح سورہ فاتحہ سے کرتا ہوں:-

معذرت

اس کے بعد میں احباب سے معذرت کرتا ہوں۔ کہ آپ کی سخت مشغولیت کے اوقات میں آپ کو یہاں آنے کی تکلیف دی گئی۔ اور یہ جلسہ کیا گیا۔ لیکن پچھلے دنوں وادیٔ کشمیر میں ایک شرارت کھڑی کی گئی۔ اور حکومت کو غلط فہمی میں ڈال کر جماعت احمدیہ کے خلاف دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کرایا گیا۔ اس سے آپ لوگوں کو جو صدمہ پہنچا۔ اس کو ہلکا کرنے کے لئے یہ جلسہ کرنا ضروری تھا۔

جلسہ کرنے کی ضرورت

آپ کو دو دفعہ ہاری گام جاکر واپس آنا پڑا۔ آپ کو اس سے بہت تکلیف ہوئی۔ دوسری دفعہ خصوصاً بہت زیادہ تکلیف اُٹھانی پڑی۔ جبکہ آپ میں سے بعض دوستوں کو بعض ذیلداروں نے گالیاں دیں اور زدوکوب کیا۔ وہ تمام زہریلے سانپ اور بچھو جو چھپے ہوئے تھے اور ان کو کسی طرح احمدیوں کو ایذا پہنچانے کا موقعہ نہ ملتا تھا۔ اس دفعہ کے نفاذ کے بعد وہ اپنے بلوں سے باہر نکل آئے، اور انہیں احمدیوں کو تکلیف دینے کا موقعہ مل گیا۔

ہماری فتح

جب یہ خبر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو دارالامان میں پہنچی۔ تو حضور کو بہت صدمہ ہوا۔ اور حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مجھے یہاں آنے کا حکم دیا۔

حضور کے حکم کے ماتحت اور لاکھوں دوستوں کی دعاؤں کے ساتھ میں یہاں آیا۔ اور میرے آتے ہی یہ دفعہ از خود دفع ہو گئی اس پر حکومت کے ان کارکنوں کو بھی شرمندگی ہوئی۔ اور ان مخالفوں کو بھی۔ جن کی منصوبہ بازیوں سے اس دفعہ کا نفاذ ہوا تھا یہ ہماری فتح ہے۔ اس دفعہ کے دور ہونے کے بعد بجائے اس کے کہ میں آپ کو یہ تکلیف دیتا۔ کہ آپ ہاری گام پہنچیں چونکہ آپ کے کام کاج کے دن تھے۔ میں نے مناسب خیال کیا۔ کہ میں خود ہر جگہ آؤں۔ اور وہ تسلی کا یہ پیغام جو حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے میرے ذریعہ بھیجا ہے۔ آپ کو پہونچاؤں کہ تمام دنیا کے احمدی بھائی آپ کے ساتھ ہیں۔ دنیا کے دور و دراز ملکوں میں بھی آپ کے بھائیوں نے اس تکلیف کو محسوس کیا ہے۔ جو آپ کو ہوئی۔ دشمن نے منصوبہ بازی سے آپ کی عزت اور وقار کو بٹہ لگانے کا خیال کیا لیکن خدا تعالےٰ نے نہ چاہا۔ کہ ایسا ہو۔ کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ للّٰہ العزّۃ و لرسولہ وللمؤمنین۔ اللہ تعالےٰ نے آپ کی عزت کو قائم رکھا ہے۔ سو آپ کو مبارک ہو۔ آپ اپنی عزت کا اندازہ اس سے بخوبی لگا سکتے ہیں۔ کہ حکومتیں اپنی عزت اور اپنا وقار قائم رکھنے کے لئے پہاڑوں جیسی مشکلات اور خونریزیوں کی پروا نہیں کرتیں۔ بلکہ اپنی غلطی کو چھپاتی ہیں۔ اور اس کی تاویلیں کرتی ہیں۔ اور غلطی کا اقرار نہیں کرتیں تنادیان میں ہم پر بھی دفعہ ۱۴۴ نافذ کی گئی۔ اور حکومت نے ابتداءً واپس لینے سے انکار کیا۔ لیکن آخر حکومت کو اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑی۔ اور ہائی کورٹ نے اس پر خطِ تنسیخ کھینچ دیا۔ یہاں کشمیر میں بھی دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ کیا گیا۔ لیکن حکومت نے انصاف کو قائم رکھتے ہوئے اس کو واپس لے لیا۔ اس سے آپ معلوم کر سکتے ہیں۔ کہ آپ کی عزت قائم رکھنے کے لئے آپ کے پیچھے کتنی طاقت ہے۔ اللہ تعالےٰ کی خاص نصرت سے یہ دفعہ دور ہو گئی۔ اور حکومت کو بھی اپنی غلطی تسلیم کرنی پڑی۔

دشمن کی نامرادی

نیز آپ کی کامیابی اور دشمن کی نامرادی کا پتہ اس سے بھی چلتا ہے۔ کہ دشمن نے یہ افواہ پھیلا دی تھی۔ کہ اگر جماعت احمدیہ کا جلسہ بلوامہ اور ترال میں ہوا۔ تو فساد ہو جائے گا۔ اور جلسہ کو حکام نے اسی بناء پر روک دیا لیکن دفعہ ۱۴۴ اٹھائے جانے کے بعد آپ میں کا ایک فرد وہاں جاتا ہے۔ اور سٹیج کھڑا کر کے اور لیکچر دیکر بتا دیتا ہے۔ کہ دشمن کا یہ پروپیگنڈا غلط تھا۔ کیونکہ نہایت آرام اور امن سے جلسہ ہو گیا۔ پس یہ ہمارے لئے خوشی اور فخر کا موقع ہے۔

حکومت کے لئے فخر کا موقع

ایسا ہی حکومت کے لئے بھی فخر کا موقع ہے۔ کیونکہ دفعہ ۱۴۴ کے واپس لینے کے بعد حکومت کی حقیقی طور پر عزت قائم ہوئی ہے۔ دراصل عدل و انصاف کے قائم کرنے سے ہی حکومت کی عزت قائم ہوتی ہے۔ اگر حکومت اپنی غلطی پر اصرار کرتی تو بے شک اس کا جھوٹا وقار تو قائم رہتا۔ مگر ایسے جھوٹے وقار اور جھوٹی عزتیں دیر تک قائم نہیں رہا کرتیں بلکہ اصل عزت اور وقار وہی ہے۔ جس کے ساتھ عدل و انصاف اور حق پرستی ہو۔ حکومت کا اسل حقیقت کو معلوم کرنے کے بعد اپنے بعض حکام کے جھوٹے وقار کی پروا نہ کرنا یہ بتلاتا ہے۔ کہ حکومت کے اراکین میں حق پسند شخصیتیں بھی موجود ہیں۔ اور یہ کہ جب وہ اپنی غلطی محسوس کریں۔ تو ایسے احکام کو واپس لینے سے دریغ نہیں کرتی۔ جو خلاف عدل ہوں پس یہ امر حکومت کی عزت کو کم کرنے کی بجائے زیادہ کرنے کا باعث ہے۔

مہاراجہ صاحب بہادر کا شکریہ

میں اس جگہ مہاراجہ صاحب بہادر کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ اگرچہ ہاری گام میں مجھے اس کا موقع نہیں ملا۔ میں مہاراجہ صاحب بہادر سے تا حال ذاتی طور پر واقف نہیں ہوں مگر میں سنتا چلا آیا ہوں۔ کہ ان کے دل میں رعایا کی بہبودی و بہتری کی ہمیشہ بڑی خواہش ہے۔ گو اس سے پہلے بھی مذہبی آزادی تھی۔ لیکن قانون میں ایسی خامیاں تھیں۔ جن سے مقامی حکام کو ناجائز تصرف کرنیکے بہت سے مواقع ملتے تھے۔ مگر اب وہ خامیاں بہت حد تک دور ہو گئی ہیں۔ اگرچہ تحریک کشمیر میں مہاراجہ بہادر کو رعایا سے ناراضگی کا موقعہ ملا۔ لیکن اس ناراضگی کے اصل ذمہ دار وہ مشیر کار تھے۔ جنہوں نے آپ کو صحیح مشورے نہ دیئے۔ اگر وہ مشیر کار غلطی نہ کرتے۔ تو اس وقت بھی ان ہنگامہ آرائیوں تک نوبت نہ پہونچتی۔ جن کا مشاہدہ اہلِ کشمیر گزشتہ تین چار سال میں کر چکے ہیں۔ لیکن ہرچہ گزشت۔ بگذشت مہاراجہ صاحب بہادر کی یہ نیک خواہش کہ میری رعایا میں امن و آزادی ہو۔ اس تحریک سے آخر پوری ہوئی۔ پس مہاراجہ صاحب بہادر کے لئے بھی مبارک ہے۔ کہ ان کی وہ مبارک خواہش جسے وہ اپنے دل میں لے کر کشمیر کے تخت حکومت پر بیٹھے تکمیل کا جامہ پہن رہی ہے۔ اور آپ لوگوں کے لئے بھی خاص طور پر خوشی کا مقام ہے۔ کہ جہاں اور مسلمانوں نے اہالیانِ کشمیر کو حقوق دلانے میں کام کیا ہے۔ وہاں آپ کے ان بھائیوں کا جو کشمیر سے باہر رہتے ہیں۔ بہت بڑا حصہ ہے۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی تعلیم کے مطابق کسی قسم کے فساد و فتنہ میں حصہ نہیں لیا۔ اور اس طرح احمدیت کی مشہور روایات کو برقرار رکھا۔ آخر آپ ان ثمرات سے جن کے حصول کی جدوجہد میں آپ کے بیرون از کشمیر کے بھائیوں کا حصہ ہے۔ اور جو ثمرات کشمیر کی تمام قومیں حاصل کر رہی ہیں۔ محروم نہیں رہے۔ جماعت احمدیہ اپنے تمام پاکیزہ اصول کی وجہ سے اور اپنے امن پسندانہ رویہ کی وجہ سے تاریخ عالم میں ہمیشہ اپنا سر اونچا رکھیگی۔ اور دنیا کی تاریخ میں احمدیوں کے نام ستاروں کی طرح چمکیں گے۔ گو آپ غریب اور قلیل التعداد ہیں۔ لیکن اس کے باوجود آپ نے ہی آزادی کا سٹیج قائم کیا ہے اور ثابت کر دیا ہے۔ کہ خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی صحیح معنوں میں اور صحیح طریق سے آزادی کی روح دنیا میں قائم کر رہے ہیں۔ کہ یہ ہر مذہب و ملت کا حق ہے۔ اپنی سنائے اور اطمینان سے دوسروں کی سُنے۔ آؤ ہم ملکر دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ ہم کو اس مبارک سٹیج کو ہمیشہ ہمیش قائم رکھنے کی توفیق دے۔

نااہل افسروں کا ہوّا

جلسہ کے خاتمہ پر فرمایا۔ یہاں میرے آنے کی غرض آپ لوگوں کو تکلیف دینا نہ تھی۔ بلکہ آپ کی حالتِ اضطراب کو امن میں تبدیل کرنا تھی۔ یہ ابتلاء جو آپ کو پیش آیا۔ آپ کے لئے ایک رحمت کا موجب ہوا۔ کیونکہ آپ کے دل میں حکومت کے بعض نااہل افسروں کا جو ہوّا بیٹھا ہوا تھا۔ اسے نکالنے کا سامان اللہ تعالےٰ نے از خود پیدا کر دیا۔ دفعہ ۱۴۴ کے نفاذ سے ایک باطل خوف آپ پر طاری ہو گیا تھا۔ یہانتک کہ اس کے دور ہونے پر بھی ہاری گام میں لوگ جلسہ کرنے سے سخت ڈرتے تھے۔ لیکن ہاری گام میں جلسہ کر کے آخر یہ ڈر لوگوں کے دلوں سے نکال دیا گیا۔ اور جگہ جگہ جلسے کر کے یہ ڈر نکالا جا رہا ہے۔

گری ہوئی قوم کا اٹھنا

اس میں کوئی شبہ نہیں کہ گری ہوئی قوموں کی حالت تبدیل کرنے میں بہت وقت لگتا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام بڑی تکالیف اور مصائب کے بعد بنی اسرائیل کو مصر سے نکالکر ایک آزاد سرزمین میں لائے لیکن چونکہ وہ ایک گری ہوئی قوم تھی۔ اس لئے جب وقت آیا۔ اور حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کہا۔ کہ آؤ میرے ساتھ ملکر جہاد کرو۔ تا خدا تعالےٰ کے وہ وعدے پورے ہوں۔ جو تم سے کئے گئے ہیں۔ تو قوم نے کہدیا۔ کہ فَاذْهَبْ أَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَا إِنَّا هَاهُنَا قَاعِدُونَ

ہمارا مقصد آسمانی بادشاہت قائم کرنا ہے

آپکی قوم بھی ابھی ابتدائی حالت میں ہے۔ آپ کو چاہیئے۔ کہ آپ لوگ حق کے راستے میں کسی قسم کا خوف نہ کریں۔ آپ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت ہیں۔ وہ جماعت جس کے ساتھ تعلق رکھنے والے ساری دنیا میں موجود ہیں۔

خدائی جماعتوں کا سامان دراصل خدا ہی ہوتا ہے۔ اور خدا والے دنیا کو للکار کر دنیا کے قلوب فتح کر لیتے ہیں۔ آج دنیا میں سب سے بڑی مصیبت یہ نہیں۔ کہ حکومتوں کے نظام بلحاظ قوانین و تنظیم خام ہیں نہ یہ ہے کہ لوگوں کے پاس دولت کمانے کے ذرائع نہیں۔ اور نہ یہ ہے۔ کہ صنعت و حرفت میں عجائب در عجائب کام کرنے کے لئے سہولتیں نہیں۔ بلکہ یہ ہے۔ اور صرف یہ ہے کہ لوگوں کے دلوں سے خدا تعالےٰ کی بادشاہت اٹھ گئی ہے اس وجہ سے نہ حکومتوں کے نظام اور نہ صنعت و حرفت نہ ان کی درسگاہیں اور نہ ان کے محکمہ جات لوگوں کے لئے رحمت کا باعث ہیں۔ اگر یہ ربانی نعمت بھی حکومتوں کے ساتھ ہوتی۔ تو یہ حکومتیں تمام برکات کا موجب ہوتیں۔

پس ہم جس چیز کے قائم کرنے کے لئے کھڑے ہوئے ہیں۔ وہ آسمانی بادشاہت ہے۔ جو ان حکومتوں کے اندر کہیں بھی نظر نہیں آتی۔ کیا خالی از روحانیت حکومتیں دنیا میں کم ہیں۔ جو ہم ایک اور ایسی ہی حکومت کے قائم کرنے کی خواہش رکھیں یہ چیز ایسی نہیں۔ کہ جسے دانشمند عزت کی نظر سے دیکھے۔ اور اس کے لینے کے لئے للچائے۔ ایسی حکومتیں اگر ہزاروں مل جائیں۔ تو وہ ہمارے لئے موجب رحمت نہیں ہوں گی۔ بلکہ لعنتوں کے بوجھ کو بڑھانے کا موجب ہوں گی۔ ایسی حکومتوں کے خواہاں اور اس جیفۂ ناپاک پر لڑنے والے ہزاروں ہزار ہیں۔ اس کی کیا ضرورت کہ آپ ان کی تعداد بڑھائیں۔ بلکہ جس چیز کی ضرورت ہے وہ یہ ہے۔ کہ مردہ دلوں میں خدا تعالےٰ کی حکومت قائم کریں یہ کام بہت ہی مشکل ہے۔ اور اس نہایت مشکل کام کے لئے آپ کو چنا گیا ہے۔ پس آپ۔ اپنی اہمیت کا اندازہ اپنی قلت سے یا اپنی ناداری و بے بسی سے نہ کریں۔ بلکہ اس عظیم الشان مقصد سے کریں۔ جو آپ کے سپرد ہوا ہے۔ اور اپنی توجہ کو ادھر ادھر سے ہٹا کر سیدھے ایک اسی مقصد کی طرف رکھیں

ایک خاص نصیحت

اس موقعہ پر جو کہ ہمارے لئے خوشی کا موقعہ ہے۔ میں ایک اور نصیحت آپ کو کرنا ہوں۔ خدا تعالےٰ کی جماعتیں اپنے اندر انتقام کا جذبہ نہیں رکھتیں۔ دنیا کی قومیں ہماری عزت و قدر کرتی ہیں۔ وہ جانتی ہیں کہ یہ عقل مند قوم ہے۔ انبیاء ظلمت و تاریکی کے وقت آتے ہیں۔ عقلوں میں کدورت آجاتی ہے۔ انبیاء یہ کدورت دور کر کے نور و عقل قائم کرتے ہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی اس دانائی کی حفاظت کریں اور اپنا انتقام عقلمندی سے لیں۔ جس چیز کو مخالف چاہتا تھا۔ کہ ہم نہ کریں یعنے جلسہ۔ اسے ہم نے کر کے دکھا دیا ہے۔ اور ہم جگہ بجگہ سٹیج قائم کریں گے۔ ہم تو چاہتے ہیں۔ کہ ہر ایک قوم خواہ عیسائی ہو خواہ ہندو ہو خواہ کوئی ہو اپنا اپنا سٹیج قائم کرے۔ اس میں ہر ایک کو دعوت دے اور محبت اور پریم سے اپنی باتیں سنائے۔ اور لوگوں کی عقلوں اور دلوں کو اپیل کرے۔ یہی ہمارا اصول اور یہی ہمارا دستور العمل ہے۔ جس کا ہم اعلان کرتے اور جس پر ہم کاربند ہیں پس چاہیئے کہ ہم عقلمندی سے اپنا کام کرتے چلے جائیں۔

دین کو دنیا پر مقدم کرنا سیکھو

میں اس موقعہ پر ایک اور نصیحت کرنا چاہتا ہوں۔ کہ اعلےٰ اخلاق یونہی نہیں آجاتے ابھی کشمیر کی جماعتیں ان اخلاق سے پورے طور پر بہرہ ور نہیں۔ پنجاب میں یہ حالت نہیں۔ مثلاً وہاں لوگ تمام کام چھوڑ کر خدمت دین کے لئے آجاتے ہیں۔ جہاں بھی کوئی جلسہ ہو لوگ کثرت سے آتے ہیں۔ پنجاب کی جماعتوں کی یہ عادت ہو چکی ہے۔ اور انہیں اپنے وقت اور اپنے اموال کی قربانی میں کوئی دقت محسوس نہیں ہوتی۔ لیکن ابھی تک کشمیر میں یہ حالت پیدا نہیں ہوئی۔ لوگ شکوہ کرتے ہیں۔ کہ آجکل کام کے دن ہیں۔ ہم آ نہیں سکتے۔ لیکن پنجاب کے لوگ سب کام چھوڑ کر چلے آتے ہیں

پس آپ لوگ دین کو دنیا پر مقدم کرنا سیکھیں۔ اور غالباً یہ ایک پہلا موقعہ ہے۔ جس میں آپ کو یہ سبق سیکھنے کے لئے یہاں بلایا گیا ہے۔ میں امید کرتا ہوں کہ نماز جمعہ کے بعد جو اجلاس ہو گا۔ اس میں سب دوست اسی طرح شریک ہونگے جس طرح اس اجلاس میں شریک ہوئے ہیں۔ بالآخر میں دعا پر یہ اجلاس ختم کرتا ہوں۔

چندہ کی ادائیگی کے متعلق ایک ضروری اعلان

بعض جماعتوں میں ایسے دوست پائے جاتے ہیں، جو عہدیداران کی طرف سے چندہ کا مطالبہ ہونے پر یہ بیان کرتے ہیں۔ کہ ہم اپنے وطن کی جماعت میں چندہ ادا کرتے ہیں۔ ایسے احباب اور ایسی جماعتوں کے عہدیداران کی آگاہی کے لئے یہ اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اصولی طور پر یہ قاعدہ ہے۔ کہ جو دوست جس جماعت کے دائرہ عمل میں اپنی کسی قسم کی آمدنی رکھتے ہوں۔ وہ اسی جماعت میں اس آمدنی کا چندہ ادا کریں۔ خواہ ایسے دوست ملازمت پیشہ ہوں یا تجارت پیشہ یا دیگر قسم کی آمدنی رکھنے والے ہوں۔

پس جملہ دوستوں کو توجہ دلائی جاتی ہے۔ کہ جس جس جماعت کے دائرہ عمل میں ان کی آمدنی ہے۔ وہ اسی جگہ ہی اس آمدنی کا چندہ ادا کریں۔ خواہ ان کو مختلف مقامات کی آمدنیوں کا مختلف جماعتوں میں ہی چندہ ادا کرنا کیوں نہ پڑے۔ اور ایسی جماعتوں کے عہدیدار بھی ایسے دوستوں سے باقاعدہ وصول فرمائیں۔ وباللہ التوفیق۔

ناظر بیت المال قادیان

قبرستان کے مقدمہ میں گواہان استغاثہ کی شہادت

لالہ وزیر چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر کا بیان

۲؍اکتوبر لالہ صاحب نے مجسٹریٹ علاقہ بٹالہ کی عدالت میں حسب ذیل بیان دیا۔

۱۶؍جون کو میں قادیان میں تھا۔ پونے چھ بجے حسن محمد کنسٹیبل نے مجھے اطلاع دی کہ قبرستان میں ایک احمدی بچہ کی تدفین پر فساد کا اندیشہ ہے۔ اس پر میں نے محمد خان ہیڈ کانسٹیبل کو معہ آٹھ سپاہیوں کے موقعہ پر بھیج دیا۔ اور خود ڈاک خانہ میں تار دینے چلا گیا۔ میں خود وہاں ۷ بجے کے بعد پہنچا جب میں پہنچا۔ وہاں قریباً تین ہزار کا مجمع تھا۔ جن میں سے بعض نے وردیاں پہن رکھی تھیں۔ اس وقت قبر کے گرد حلقہ بنا ہوا تھا۔ اور تدفین کی تکمیل ہو رہی تھی۔ میں حلقہ کو توڑ کر قبر کے پاس پہنچا اور دریافت کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ کسی نے کہا کہ احراری دفن کرنے میں مزاحمت کرتے ہیں۔ میں نے کہا کون سے احراری ایسا کرتے ہیں۔ اس پر عبدالرحمٰن جٹ نے عبدالحق مضروب کی طرف جو قریب ہی حلقہ کے اندر پڑا ہوا تھا اشارہ کر کے کہا کہ ایک تو یہ ہے۔ اور باقی باہر کہیں ہونگے۔ میں عبدالحق کے پاس گیا اور دیکھا کہ اسے چوٹیں لگی ہوئی تھیں۔ میں نے احمدیوں سے کہا کہ ٹھیرو۔ میں مضروب سے بات چیت کر لوں۔ میں اس سے باتیں کر رہا تھا۔ کہ احمدیوں نے قبر کو مکمل کر دیا۔ اور وہاں سے چلے گئے۔

پھر میں نے وہاں عبدالحق کا بیان لکھوایا اور ضربات کی تفصیل تیار کی۔ عبدالحق کے علاوہ محمد دین ماشکی اور محمد اسحٰق بھی مضروب تھے۔ ان کے بیان بھی میں نے لکھے۔ بیان میں نے تھانہ صدر میں بھیج دیا۔ سب انسپکٹر صاحب نو ساڑھے نو بجے وہاں پہنچ گئے۔ اس وقت تک میں وہیں تھا۔ اور میں نے تفتیش ان کے سپرد کر دی۔ مضروبین کو ڈاکٹری ملاحظہ کے لئے بٹالہ بھجوایا تھا۔

بجواب جرح جناب مرزا عبدالحق صاحب کہا میں ستمبر ۱۹۳۵ء سے قادیان میں انچارج ہوں پانچ چھ ماہ سے عید گاہ میں ایک دو سپاہیوں کا پہرہ رہتا رہا ہے۔ کبھی درمیان سے ہٹا بھی لیا جاتا تھا۔ پھر لگا دیا جاتا تھا وہ پہرہ اس لئے لگایا جاتا تھا۔ کہ گذشتہ سال وہاں جھگڑا ہوا تھا۔ قبرستان میں جھگڑے کے بعد مسلسل پہرہ وہاں رہا ہے۔ مگر اب پانچ چھ روز سے نہیں ہے۔ دس جون سے پہرہ آج سے پانچ چھ روز قبل تک مسلسل رہا ہے۔ یہ پہرہ چوبیس گھنٹے کا تھا۔ ان کو حکم تھا۔ کہ ۲۴ گھنٹے وہیں رہیں۔ یہ ڈیوٹی میں نے اپنے حکم سے لگائی تھی۔ مجھے یاد نہیں کہ یہ آرڈر روزنامچہ میں درج کیا گیا تھا یا نہیں مجھے ایک رپورٹ کا علم ہوا تھا جو چوکی میں ایک احمدی بچہ کی تدفین کے متعلق ۱۵؍جون کو کی گئی تھی۔ ڈیوٹی والے سپاہی تبدیل ہوتے رہتے تھے۔

میں اصل رپورٹ نمبر ۱ مورخہ ۱۵؍جون جو عبدالرحمٰن نمبردار نے چوکی میں ۶ بجے شام کی تھی۔ لایا ہوں۔ یہ محمد علی محرر کی تحریر کردہ ہے۔ فضل الرحمٰن کنسٹیبل بھی اس روز چوکی میں ہی تھا۔ اس رپورٹ پر میں نے کوئی کارروائی نہیں کی۔ (عدالت کے سوال کے جواب میں کہا کہ اس لئے میں نے کوئی ضرورت نہیں سمجھی کہ احمدی وہاں بہت تھوڑے ہیں جھگڑا نہیں ہو سکتا تھا۔ نیز نہ ہی کوئی قابل دست اندازی جرم ہوا تھا)

میں اصل رپورٹ نمبر ۱۲ مورخہ ۱۵؍جون جو منگو ملزم نے کی تھی لایا ہوں۔ یہ سات بجے شام کی گئی تھی جب یہ رپورٹ منگو لایا۔ میں چوکی میں موجود تھا۔ اس پر جو کارروائی کی گئی۔ وہ اس کے آخر میں درج ہے اس کے سوا میں نے کچھ نہیں کیا۔ عیدگاہ میں سپیشل ڈیوٹی پر متعین کنسٹیبلوں کو ہدایت کر دی گئی تھی۔ کہ خیال رکھیں۔ اور اگر فساد کا خطرہ ہو۔ تو فوراً اطلاع دیں۔ ۱۶؍جون کی شام کو منگو نے میرے پاس کوئی رپورٹ نہیں کی۔ مگر یہ یاد ہے کہ راجہ عمر دراز صاحب سب انسپکٹر کے پیش کی تھی۔ جو غالباً انہیں کی ڈائریوں میں شامل کر دی گئی تھی روزنامچہ میں وہ درج نہیں کی گئی۔ مجھے اس کے لانے کے لئے حکم ملا تھا میں نہیں لایا کیونکہ وہ روزنامچہ میں نہیں ہے۔

رپورٹ نمبر ۵ مورخہ ۱۳؍جنوری ۱۹۳۶ء

روزنامچہ میں میں نے راجہ عمر دراز صاحب کے لکھانے پر درج کی تھی۔ اس پر راجہ عمر دراز صاحب کے دستخط بھی ہیں۔ اس کے مطابق منگو اور سراج الدین کو گرفتار کیا گیا تھا۔ عدالت کے جواب میں کہا کہ شیر علی اور عبدالرشید احراری بھی اسی رپورٹ کے ماتحت زیر دفعہ ۱۰۷ گرفتار کئے گئے تھے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ یہ بری ہو گئے تھے۔

میں وہ ریکارڈ لایا ہوں۔ جس سے ثابت ہو۔ کہ ۱۵؍جون کو کونسے سپاہی قبرستان بھیجے گئے تھے۔ میں اس وقت موجود نہیں تھا مگر مجھے علم ہے۔ اس روز عظمت علی کنسٹیبل نے چوکی میں اطلاع دی تھی۔ جس کے مطابق اقبال سنگھ ہیڈ کانسٹیبل نواب جنگ فضل داد۔ دین محمد۔ فضل الرحمٰن کنسٹیبل اور محمد خان ہیڈ کانسٹیبل معہ چار کس ریزرو کے سپاہیوں کے وہاں بھیجے گئے تھے۔ رپورٹ اس وقت دی گئی۔ جب میں موجود نہیں تھا۔ ہیڈ کانسٹیبل اقبال سنگھ انچارج تھا۔ روزنامچہ میں محمد علی محرر نے درج کی ہے۔ یہ رپورٹ میرے نوٹس میں آئی تھی میں جب بعد دوپہر چوکی میں پہنچا۔ تو یہ میرے نوٹس میں آ گئی تھی۔ میں نے سپاہیوں کے آنے اور جانے کا وقت روزنامچہ میں درج کیا تھا۔ روزنامچہ دیکھ کر بتاتا ہوں کہ صبح ۱۱ بجے گیا تھا۔ اور ۳۰-۱۲ بجے واپس آ گیا تھا

(کیا ۱۵؍جون کو عظمت علی کنسٹیبل کے علاوہ کسی اور سپاہی کی طرف سے بھی کوئی رپورٹ آپ کو ملی کہ احرار اور احمدیوں کے مابین قبرستان کے متعلق کوئی فساد کا اندیشہ ہے۔ اس سوال کو عدالت نے نامنظور کر دیا۔ اس لئے درخواست دے کر شامل مسل کرا دیا گیا)

میں وہ رپورٹ لایا ہوں جو ۱۵؍جون کو ہیڈ کانسٹیبل اقبال سنگھ نے روزنامچہ میں اس روز قبرستان جانے سے پہلے درج کی۔ یہ محمد علی محرر کی درج شدہ ہے میں نے چوکی میں واپس آ کر یہ رپورٹ دیکھ لی تھی۔ مجھے علم نہیں۔ کہ ہیڈ کنسٹیبل اقبال سنگھ اور اس کے ساتھیوں نے واپس آ کر کوئی رپورٹ درج کرائی یا نہیں۔ میں کپتان صاحب کی اجازت کے بغیر روزنامچہ دیکھ کر نہیں بتا سکتا۔ (عدالت نے رپورٹر کا نام پوچھنے کی اجازت نہ دی حالانکہ درخواست کا جو حصہ اس سے متعلق تھا۔ وہ منظور ہو چکا تھا۔ مگر چونکہ اس کے مفہوم کے متعلق غلط فہمی ہوئی۔ بعض وکلاء ملزمان نے کہا کہ درخواست میں اس کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ اور عدالت کا خیال تھا۔ کہ اس کے لئے کوئی درخواست نہیں کی گئی۔ اس لئے یہ سوال شامل مسل کرا دیا گیا) میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ جھگڑا کہ احمدی وہاں مردے دفن کر سکتے ہیں یا نہیں۔ احمدیوں اور احراریوں کے مابین کب سے جاری تھا۔ مجھے ۱۵؍جون سے قبل اس کا علم نہیں تھا۔ الفضل روزانہ چوکی میں آتا ہے۔ کبھی پڑھ لیتا ہوں۔ یہ احمدیوں کا اخبار ہے۔

۱۷؍جون کو قبرستان میں جاتے وقت پولیس والوں نے جو رپورٹ درج کرائی وہ میں لایا ہوں اور پیش کرتا ہوں لیکن واپسی پر جو رپورٹ دی۔ اس کے متعلق کورٹ سب انسپکٹر نے کہا کہ وہ یہاں آ تو گئی ہے۔ لیکن میں درخواست کرونگا۔ کہ یہ کا نقیہ شکل ہے اس سے پیش نہ کرائی جائے۔

اس پر عدالت نے اسے دیکھنے کے بعد کہہ دیا کہ یہ غیر متعلق ہے اور اس کے پیش کرنے کی ضرورت نہیں۔ اس پر جناب مرزا عبد الحق صاحب اور جناب شیخ بشیر احمد صاحب نے زبردست بحث کی۔ اور کہا کہ جب پوری طرح غور و خوض کے بعد عدالت نے بعض کاغذات منگوائے اور بہت سے نامنظور کر دئے اور ساتھ لکھ دیا کہ سپرنٹنڈنٹ پولیس Privilege claim کر سکتا ہے۔ اور انہوں نے نہیں کیا۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اسے ہمارے سامنے رکھے بغیر اور اب ہمارے دلائل سنے بغیر عدالت اس کے غیر متعلق ہونے کا فیصلہ کر دے۔ چونکہ ملزمین کے بعد وکلاء نے یہ ثابت کر دیا۔ کہ اب از روئے قانون وہ ہم سے پوشیدہ نہیں رکھی جا سکتی۔ اور کورٹ انسپکٹر کو یہ دلائل تسلیم کرنے کے بغیر کوئی چارہ نہ رہا۔ اس لئے عدالت نے اس کے پیش کئے جانے کی اجازت دیدی)

مجھے یاد نہیں کہ ۱۷ ؍ جون کو کون کون سپاہی وہاں گئے۔ یہ نام کسی ریکارڈ میں درج نہیں ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ روز روزگار ڈ کے کسی رجسٹر میں ہوں۔ اس روز اندازاً کتنے پولیس کے آدمی قبرستان گئے۔ اس سوال کو عدالت نے روک دیا۔ (محمد خان ہیڈ کنسٹیبل ساتھ تھا یا نہیں) اس سوال کو بھی عدالت نے رد کرا دیا۔ پھر عدالت کی طرف سے اجازت ملنے پر کہا کہ میرے ساتھ محمد خان ہیڈ کنسٹیبل نہیں گیا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ میں نے اسے قبرستان میں دیکھا ہو۔ میں نے اخبار مجاہد کبھی نہیں پڑھا۔ نیرنگ اخبار کو میں جانتا ہی نہیں۔

۱۷ ؍ جون کو میں نے احمدیوں کے پاس کیمرے دیکھے تھے۔ ۱۶ ؍ جون کے متعلق مجھے یاد نہیں مجھے یاد نہیں۔ کہ ۱۴ ؍ جون کو وہاں کوئی مردہ دفن ہوا ہو۔ میں ۱۶ ؍ جون کو قبرستان کی طرف جلدی جلدی گیا تھا۔ میں نے صرف سب انسپکٹر بٹالہ کو تار دیا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ ۱۷ ؍ جون کے بعد احمدی وہاں کبھی دفن کرنے گئے ہیں کبھی تدفین کے موقعہ پر نہیں گیا۔ ۱۷ ؍ جون کو تین چار احراری وہاں موجود تھے۔ ۱۲ ؍ سے ۲۰ ؍ جون تک مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کہ احراری جتھے بنا کر قبرستان جا رہے ہیں۔

احمدیوں کے متعلق بھی کوئی ایسی اطلاع نہیں ملی۔ (عدالت کی طرف سے پوچھے جانے پر کہا کہ سوائے ۱۶ ؍ جون کے جب احمدی گئے تھے) میں نے فضل الرحمن کنسٹیبل کو ۱۵ ؍ جون کی شام کو عبد الرحمن جٹ یا کسی اور احمدی لیڈر کو قبرستان کے معاملہ میں بات چیت کرنے کے لئے نہیں بلایا۔ نہ ہی مجھے یاد ہے کہ عشا کے قریب بعض احمدی چوکی میں آئے ہوں۔ میں مولوی غلام مجتبیٰ کو جانتا ہوں۔ میں نہیں جانتا کہ وہ احمدیہ لوکل کمیٹی کے پریذیڈنٹ ہیں۔ میں نے کسی احمدی کو بلا کر یہ نہیں کہا کہ اس رات منگو کی لڑکی کو دفن نہ کریں بلکہ صبح تک انتظار کریں۔ اس کے بعد عدالت نے یہ کہہ کر اب اور بھی مقدمات ہیں کارروائی ملتوی کر دی